



کلاس: 12th

مضمون: اردو ( حصہ غزل )

غزل: (7)

شاعر کا نام: تابش دہلوی (1913ء تا 2004ء)

## ❖ شعر 1:

- سکوں درکار ہے لیکن سکوں حاصل نہیں ہوتا
- ذرا جو دل کو ٹھیرا دے وہ دردِ دل نہیں ہوتا

### مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ دل کو سکون چاہیے، مگر حقیقت میں سکون حاصل نہیں ہوتا۔ جب دل تھوڑا سا ٹھنڈا یا مطمئن ہو جائے، تب بھی اصل درد یا غم محسوس نہیں ہوتا، کیونکہ دل کی شدت اور اضطراب ہمیشہ باقی رہتا ہے۔

### تشریح:

یہ شعر انسانی دل کی بے چینی اور اندرونی اضطراب کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے کہا کہ انسان سکون کی خواہش رکھتا ہے، لیکن زندگی کے تجربات، یادیں یا جذبات اسے مکمل سکون نہیں دیتے۔ دل کو جو تھوڑا سا سکون ملتا ہے، وہ اصل درد یا زندگی کی شدت کو کم کر دیتا ہے، اس لیے دل ہمیشہ بے چین رہتا ہے۔

"سکوں درکار ہے لیکن سکوں حاصل نہیں ہوتا" سے مراد یہ ہے کہ انسان سکون کی تلاش میں رہتا ہے، لیکن حالات یا جذبات کی شدت کے باعث یہ سکون ملنا مشکل ہے۔

"ذرا جو دل کو ٹھیرا دے وہ دردِ دل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ تھوڑا سا سکون دل کے درد کو کم کر دیتا ہے، لیکن دل کی بے چینی یا اصل شدت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

شاعر نے یہاں انسانی روح کی حساسیت، زندگی کی بے قراری اور سکون کی کمی کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ دل کی کیفیت ہمیشہ پیچیدہ اور متحرک رہتی ہے۔

## ❖ شعر 2:

- کبھی ہر جلوہ صد رنگ حاصل تھا نگاہوں کو
- اب اشکِ خون بھی چشمِ شوق کو حاصل نہیں ہوتا

### مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ پہلے دل کی آنکھوں کو ہر رنگ، ہر خوشی اور ہر جمال محسوس ہوتا تھا، لیکن اب دل کی آنکھیں، خواہش یا شوق کی شدت کے باوجود، یہاں تک کہ خون کے آنسو بھی اپنے اثر یا تسکین نہیں دے پاتے۔ یعنی دل کی حالت اب وہ جوش، لطف اور احساس پیدا نہیں کرتی جو پہلے ہوتا تھا۔

### تشریح:

یہ شعر انسانی جذبات، زندگی کے اتار چڑھاؤ اور وقت کی شدت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے آنکھوں کو شوق اور دل کی خواہشات کا مرکز قرار دیا ہے۔ پہلے ہر منظر، ہر جمال اور ہر خوشی دل کو محسوس ہوتی تھی، لیکن اب حالات اور تجربات نے جذبات کو اتنا بدل دیا ہے کہ شدید دکھ یا تکلیف کے باوجود بھی آنکھیں یا دل وہ سکون یا احساس نہیں پا رہے جو پہلے ہوتا تھا۔

"کبھی ہر جلوہ صد رنگ حاصل تھا نگاہوں کو" سے مراد یہ ہے کہ پہلے ہر خوشی، ہر جمال اور ہر رنگ دل اور نگاہوں کو محسوس ہوتا تھا، زندگی جاذب نظر اور لطف بھری تھی۔

"اب اشکِ خون بھی چشمِ شوق کو حاصل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ اب دل یا آنکھیں خواہش، شوق یا جذبات کی شدت کے باوجود بھی تسکین یا اثر نہیں پا رہی ہیں، حتیٰ کہ خون کے آنسو بھی دل کو مطمئن نہیں کر پاتے۔

شاعر نے یہاں ماضی کی خوشیوں اور موجودہ دکھ و بے سکونی کے درمیان تضاد کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ وقت اور تجربات انسانی جذبات کی حساسیت اور لذت کو بدل دیتے ہیں۔

### ❖ شعر 3:

- ہر اک کارِ تمنا پر یہ مجبوری، یہ مختاری
- مجھے آسان نہیں ہوتا، تجھے مشکل نہیں ہوتا

### مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ہر کام اور کوشش خواہش یا تمنا کے تابع ہوتی ہے۔ اس میں مجبوری اور آزادی دونوں شامل ہیں، مگر میرے لیے یہ کام آسان نہیں ہوتا، جبکہ تمہارے لیے یہ مشکل یا پیچیدہ نہیں لگتا۔ یعنی میری جدوجہد اور تمہاری آسانی میں فرق ہے۔

### تشریح:

یہ شعر انسانی خواہشات، حالات اور محنت کی دشواری کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہر کام، خواہش یا آرزو کی بنیاد پر انجام پاتا ہے، اور اس میں آزادی اور مجبوری دونوں کا عنصر شامل ہے۔ بعض کام میرے لیے مشکل اور جدوجہد طلب ہوتے ہیں، لیکن دوسروں کے لیے وہ بالکل آسان اور سادہ لگتے ہیں۔

"ہر اک کار تمنا پر یہ مجبوری، یہ مختاری" سے مراد یہ ہے کہ ہر عمل انسان کی خواہش یا تمنا سے پیدا ہوتا ہے، اور اس میں کبھی آزادی، کبھی مجبوری شامل ہوتی ہے۔

"مجھے آسان نہیں ہوتا، تجھے مشکل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ کچھ کام یا خواہشیں میرے لیے مشکل اور جدوجہد طلب ہیں، جبکہ دوسروں کے لیے وہ آسان یا ہلکے محسوس ہوتے ہیں۔

شاعر نے یہاں انسانی تجربات اور خواہشات میں فرد اور دوسروں کے مابین فرق کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ ہر شخص کی زندگی کی مشکلات اور آسانیاں مختلف ہوتی ہیں۔

#### ❖ شعر 4:

- ہمیں ہنگامہ آرا تھے مگر ہم جب سے ڈوبے ہیں
- کہیں طوفان نہیں اٹھتا، کہیں ساحل نہیں ہوتا

#### مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ پہلے ہم زندگی میں جوش و خروش پیدا کرتے تھے، لیکن جب سے ہم مشکلات یا مایوسی میں ڈوب گئے ہیں، حالات خاموش اور ساکت ہو گئے ہیں؛ نہ کوئی طوفان اٹھتا ہے اور نہ کوئی ساحل دکھائی دیتا ہے۔ یعنی ہماری سرگرمی اور توانائی کے فقدان نے ماحول کو بھی بے رونق کر دیا ہے۔

#### تشریح:

یہ شعر انسانی جوش، توانائی اور زندگی کے اثرات کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے اپنی پرانی سرگرمی اور موجودہ مایوسی کا تضاد پیش کیا ہے۔ پہلے وہ ہنگامہ پیدا کرتے، شور و حرکت میں رہتے، لیکن اب مشکلات یا دل کی تھکن کی وجہ سے حالات ساکت اور بے جان نظر آتے ہیں۔ طوفان اور ساحل دونوں علامتی ہیں: طوفان توانائی، تحریک اور جدوجہد کی نشانی ہے، ساحل تحفظ اور منزل کی نشانی۔ دونوں اب موجود نہیں۔

"ہمیں ہنگامہ آرا تھے" سے مراد یہ ہے کہ پہلے ہم سرگرم، جوشیلا اور زندگی میں مؤثر تھے۔

"ہم جب سے ڈوبے ہیں، کہیں طوفان نہیں اُٹھتا، کہیں ساحل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ اب ہماری مایوسی یا تھکن کی وجہ سے نہ جوش و خروش ہے، نہ سکون یا منزل کی رہنمائی۔

شاعر نے یہاں انسان کی توانائی، مایوسی اور حالات پر اثر کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ انسان کی کیفیت کے مطابق دنیا بھی خاموش یا بے رنگ محسوس ہوتی ہے۔

## ❖ شعر 5:

- تماشا سوز ہے ہر جلوہ، انداز یکتائی
- تمہیں تم ہو، کوئی پردہ بھی اب حائل نہیں ہوتا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ہر جلوہ اور انداز تمہاری منفرد خوبی کو مزید نمایاں کرتا ہے، اور یہ منظر ایسا جلتا اور پُر جوش ہے کہ اب کوئی پردہ یا رکاوٹ تمہیں چھپا نہیں سکتا۔ یعنی تمہاری انفرادیت اور جلوہ اتنا واضح ہے کہ سب کے لیے ظاہر ہو گیا ہے۔

### تشریح:

یہ شعر انسان کی منفرد خصوصیات، جمال اور جلوہ کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہر انداز، ہر اظہار تمہاری انفرادیت کو بڑھاتا ہے، اور یہ منظر یا تاثر ایسا تابناک اور پُر جوش ہے کہ کوئی پردہ، روک یا مخفی رکھنا ممکن نہیں رہا۔

"تماشا سوز ہے ہر جلوہ، انداز یکتائی" سے مراد یہ ہے کہ ہر منظر، ہر ادا اور ہر انداز تمہاری انفرادیت کو اجاگر کرتا ہے اور دیکھنے والوں کے لیے جاذب نظر اور پُر جوش ہے۔

"تمہیں تم ہو، کوئی پردہ بھی اب حائل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ تمہاری اصلیت، جلوہ اور کیفیت اب چھپائی نہیں جا سکتی، سب کے لیے واضح ہو گئی ہے۔

شاعر نے یہاں جمال، انفرادیت اور ظاہر ہونے والے تاثر کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ جو چیز اصل میں نمایاں اور منفرد ہے، اسے چھپانا ممکن نہیں ہوتا۔

### ❖ شعر 6:

- رہا اک اک قدم پر پاس آداب، طلب ورنہ
- وہاں ہم تھے جہاں پانا ترا مشکل نہیں ہوتا

## مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ہر قدم پر ادب، احترام اور نزاکت کا خیال رکھنا ضروری تھا، ورنہ تمہیں وہاں پہنچنا مشکل نہیں تھا۔ یعنی مقام یا اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنے کے لیے صرف تمہارے لیے راہ آسان نہیں تھی، بلکہ دل کی نزاکت اور آداب کی بھی ضرورت تھی۔

## تشریح:

یہ شعر مقام، مرتبہ اور انسان کے رویے کی نزاکت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے کہا کہ جس مقام پر وہ موجود تھے، وہاں پہنچنا آسان نہیں تھا، بلکہ ہر قدم پر ادب اور احترام کا مظاہرہ کرنا ضروری تھا۔ اگر یہ آداب نہ ہوتے، تو کامیابی یا قربت حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

"رہا اک قدم پر پاس آداب، طلب ورنہ" سے مراد یہ ہے کہ ہر قدم پر ادب، نزاکت اور مناسب رویہ اختیار کرنا ضروری تھا، ورنہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

"وہاں ہم تھے جہاں پانا ترا مشکل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ مقام یا مرتبہ حاصل کرنا تمہارے لیے آسان لگتا تھا، مگر حقیقت میں وہاں پہنچنے کے لیے اخلاق، آداب اور نزاکت کی ضرورت تھی۔

شاعر نے یہاں انسان کی زندگی میں مقام اور کامیابی کے حصول کے لیے آداب، نزاکت اور حوصلے کی اہمیت کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے۔

- ازل سے اپنا مقصود طلب ہے، کون اے تابش
- کہ پائے جستجو شرمندہ، منزل نہیں ہوتا

### مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ تابش، انسان ابتدا سے ہی اپنی منزل یا مقصد کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ اس جستجو میں کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ انسان شرمندہ یا ناکام ہو، یعنی جو سچے دل اور کوشش سے تلاش کرتا ہے، اسے اپنی منزل ضرور ملتی ہے۔

### تشریح:

یہ شعر انسان کی جستجو، مقصدیت اور امید کی فلسفیانہ کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ازل یعنی ابتدا سے انسان اپنے مقصد کی تلاش میں ہے، اور یہ جستجو زندگی کا بنیادی حصہ ہے۔ کوشش اور سچائی کے ساتھ جو تلاش کرتا ہے، وہ کبھی شرمندہ نہیں ہوتا، کیونکہ خود جستجو کی کیفیت میں انسان کی عظمت چھپی ہوتی ہے۔

"ازل سے اپنا مقصود طلب ہے، کون اے تابش" سے مراد یہ ہے کہ انسان کی پیدائش سے ہی اس کا مقصد تلاش کرنا فطری ہے، یہ زندگی کی بنیادی جبلت ہے۔

"کہ پائے جستجو شرمندہ، منزل نہیں ہوتا" کا مطلب ہے کہ جو شخص لگن اور صبر سے تلاش کرتا ہے، وہ کبھی ناکام یا شرمندہ نہیں ہوتا، بلکہ اپنی منزل حاصل کر لیتا ہے۔

شاعر نے یہاں جستجو، مقصدیت اور امید کے فلسفیانہ پہلو کو محسوساتی اور متاثر کن انداز میں بیان کیا ہے، کہ انسانی زندگی کا اصل حسن کوشش اور تلاش میں چھپا ہے۔

**Note:**

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

**Author: Muhammad Asghar**

**Purpose:** To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

**Copyright & Usage Policy**

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.